ادارہ

یہوواہ وٹنسز — ایک تعارف

"یہوواہ وٹنسز" کے نام سے ایک تنظیم دُنیا کے سو سے زائد ملکوں میں عیسائیت کی تبلیغ و اشاعت میں مصروف ہے۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں جہاں پہلے یہ تنظیم وجود میں آئی، قومی جھنڈے کو سلامی نہ دینے کی وجہ سے اس کے کارکن ایک عرصے تک موضوع بحث رہے ہیں اور آج بھی یہ لوگ اپنی لگن اور مذہبی جذبے کے سبب آزاد خیال مغربی ذرائع ابلاغ کے طنز و تضحیک کا نشانہ بنتے رہتے ہیں۔[1] قوم پرست اور آزاد خیال طبقوں کے ساتھ ساتھ یہوواہ وٹنسز کو مضبوط مسیحی فرقوں کی مخالفت کا بھی سامنا ہے جو اس تنظیم کے عقائد اور نظریات کے پیش نظر اسے مخالفِ عیسائیت اور بے دین قرار دے چکے ہیں۔ یہوواہ وٹنسز بہت سے دوسرے مسیحی گروہوں کی طرح تعداد کے لحاظ سے تو بہت بڑی قوت نہیں مگر نشر و اشاعت اور تنظیم کے مؤثر نظام کی بدولت ایک اہم تنظیم ہے۔

اس تنظیم کا نام "یہوواہ وٹنسز" ایک عبرانی لفظ "یہوواہ" اور دوسرے انگریزی لفظ "وٹنسز" کا مرکب ہے۔ عبرانی YHWH اور انگریزی JEHOVAH کے معنی ہیں خداوند۔ عہد نامۂ عتیق میں خداوندِ کریم کے لیے یہوواہ کا لفظ بکثرت استعمال ہوا ہے۔ مگر یہودیوں نے جنہیں کہا گیا تھا کہ "تو خداوند اپنے خدا کا نام بے فائدہ نہ لینا کیوں کہ جو اس کا نام بے فائدہ لیتا ہے، خداوند اسے بے گناہ نہ ٹھہرائے گا۔"[2] ۳۰۰ ق۔ م میں یہ فیصلہ کیا کہ عہد نامۂ عتیق میں جہاں جہاں لفظ "یہوواہ" استعمال ہوا ہے، خداوند کریم کے نام کی تکریم کے لیے وہاں ADHONAI کا لفظ استعمال کیا جائے۔ جس کا مفہوم ہے مالک و آقا، خداوند۔ چنانچہ عہد نامۂ عتیق کے ترجموں میں آج یہوواہ کی بجائے اکثر "خداوند" کا لفظ ملتا ہے۔ تاہم تراجم میں اب بھی بعض مقامات پر یہ لفظ حسبِ سابق موجود ہے۔[3]

وٹنسز (وٹنس کا صیغہ جمع) کا مطلب ہے "گواہ" کہا گیا ہے کہ خداوند [یہوواہ] فرماتا ہے تم میرے گواہ ہو ....[4] "نیز" تم نہ ڈرو اور ہراساں نہ ہو۔ کیا میں نے قدیم ہی سے تجھے یہ نہیں بتایا اور ظاہر نہیں کیا؟ تم میرے گواہ ہو...."[5]

عہد نامۂ عتیق کی ان آیتوں کے حوالے سے اس تنظیم نے اپنے لیے "یہوواہ وٹنسز" یعنی "گواہانِ خدا" کا نام پسند کیا ہے۔ تاہم یہ واضح رہے کہ تنظیم اور اس کے افکار و نظریات کے وجود میں آنے کے بہت بعد میں یہ نام اختیار کیا گیا۔

بانیٔ تنظیم

چارلس تیز رسل (Charles Taze Russell) کو، جو پاسٹر رسل کے نام سے معروف ہیں، اس تنظیم کا بانی کہا جاتا ہے۔ چارلس تیز رسل ۲۶ فروری ۱۸۵۲ء کو پنسلوانیا کے شہر پٹس برگ میں پیدا ہوا۔ اس کا خاندان پروٹسٹنٹ عقائد کا مالک تھا۔ اُسے نوعمری سے مطالعۂ بائبل کا بے پناہ شوق تھا اور دُنیا ومافیہا سے بے نیازرات کے دو دو بجے تک بائبل پڑھتا اور اس پر غوروفکر کرتا رہتا تھا۔ پیشے کے لحاظ سے بزاز تھا اور کپڑے کی کئی دکانوں کا مالک تھا۔

مطالعۂ بائبل کے دوران میں وہ اکثر سوچتا تھا کہ یہ کیوں کر درست ہوسکتا ہے کہ بعض افراد کو ہمیشہ کے لیے جہنم میں ڈال دیا جائے۔ اُسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمدِ ثانی کے مسئلے سے بھی دلچسپی تھی۔ وہ کب آئیں گے؟ ان کی آمد کے وقت دُنیا کی کیا حالت ہوگی؟ اُن کے پیروکار کس حال میں ہوں گے؟ حضرت عیسیٰؑ آکر مختلف مذاہب کے لوگوں کے ساتھ کیا رویّہ اختیار کریں گے؟ کیا وہ تمام عیسائی گروہوں اور فرقوں کو گلے لگالیں گے یا ان میں سے صرف کوئی ایک حضرت عیسیٰؑ کی خوشنودی حاصل کر سکے گا؟ اگر کوئی ایک فرقہ اُن کی خوشنودی حاصل کرے گا تو وہ کون سا ہوگا؟ یہ اور ایسے ہی سوالات تھے جن پر غوروفکر کے نتیجے میں پاسٹر رسل مروّجہ عیسائی مکاتبِ فکر سے الگ ہوگیا۔

۱۸۷۰ء میں رسل نے دوسروں کو اپنے افکار میں شریک کرنے کے لیے "بائبل کلاس" کا آغاز کیا۔ وہ اور اُن کے احباب آہستہ آہستہ اِس عقیدے پر قائم ہوگئے کہ حضرت عیسیٰ کی آمدِ ثانی جسمانی شکل میں نہیں بلکہ غیر مرئی روحانی حیثیت سے ہوگی۔ ۱۸۷۴ء میں وہ یہ محسوس کرنے لگے کہ حضرت عیسیٰؑ دنیا میں آچکے ہیں اور ابتدائی عرصے میں (جسے ان کے خیال میں ۱۹۱۴ء پر ختم ہونا تھا۔) وہ اُن لوگوں کو یکجا کریں گے جو اُن پر ایمان رکھتے ہیں اور غلط عقائد واعمال سے اُنھیں نجات دلائیں گے۔ اس کے بعد حضرت عیسیٰؑ کفر کی حکومت کے خاتمے کا اعلان کریں گے اور اِس کے ساتھ ہی خدا کی حکومت قائم ہوجائے گی۔

۱۸۷۶ء میں رسل کا تعارف این۔ ایچ۔ باربور آف روچسٹر (N.H. BARBOUR OF ROCHESTOR) سے ہوا جو اس کی طرح حضرت عیسیٰ کی غیر مرئی روحانی آمدِ ثانی کا قائل تھا۔ رسل نے باربور کے مجلّہ The Herald of Morning میں مضامین لکھنے شروع کیے مگر زیادہ عرصہ دونوں میں ہم آہنگی نہ رہ سکی اور رسل نے جولائی ۱۸۷۹ء میں The Watch Tower کے نام سے ایک رسالہ جاری کیا۔ رسل نے واضح کیا کہ خداوند کا دن شروع ہوچکا ہے اور ایک نئی دُنیا کا آغاز ہوگیا ہے۔ اِس امر کی منادی کے لیے اُسے ایک ہزار مبلّغین کی ضرورت ہے، رسل نے اپنے قارئین سے اپیل کی کہ وہ پورے وقت کے لیے یا جزو وقتی طور پر اِس پیغام کی نشرو اشاعت کے لیے اپنے آپ کو پیش کریں۔

۱۸۸۱ء میں نشر و اشاعت کے کام میں اضافے کی خاطر "واچ ٹاور ٹریکٹ سوسائٹی" قائم کی گئی جو بعد میں ۱۸۸۴ء میں "واچ ٹاور بائبل اینڈ ٹریکٹ سوسائٹی آف پنسلوانیا" کے نام سے ایک کارپوریشن کی صورت اختیار کر گئی۔ یہ سوسائٹی اب دُنیا بھر میں کام کر رہی ہے۔

۱۸۹۱ء میں رسل نے دائرہ تبلیغ بڑھا لیا اور ریاست پنسلوانیا سے باہر نکل کر کام شروع کیا۔ مختلف شہروں کا دورہ کر کے عوامی اجتماعات سے خطاب کیا۔ وہ لوگ جو اس کے زیر اثر آئے، اُنہیں اسٹڈی گروپوں کی شکل میں منظم کر دیا اور یوں انٹرنیشنل بائبل اسٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کی داغ بیل پڑی۔ ۱۸۹۳ء میں رسل کے ساتھیوں نے شکاگو میں ایک بڑے اجتماع کا انتظام کیا جس سے پاسٹر رسل نے خطاب کیا۔ ۱۹۰۰ء میں کام مزید بڑھا اور امریکہ سے باہر پہلی شاخ لندن میں قائم کی گئی۔

۱۹۱۶ء میں پاسٹر رسل کا انتقال ہو گیا۔ رسل سے جو تحریریں یادگار ہیں، ان میں Studies of Scriptures سب سے اہم ہے۔

پاسٹر رسل کے جانشین

پاسٹر رسل کی وفات پر اُس کے پیروکاروں میں کچھ اختلاف پیدا ہو گیا۔ چند ماہ تک کارپوریشن کا انتظام تین افراد کی ایک کمیٹی کے سپرد رہا اور جنوری ۱۹۱۷ء میں جج فریڈرک ردرفورڈ (Judge Fredric Rutherford) کو تنظیم کا سربراہ بنایا گیا۔ فریڈرک ردرفورڈ، جو ۱۸۶۹ء میں پیدا ہوا تھا اور ۱۸۹۲ء میں اُسے وکالت کرنے کا لائسنس ملا تھا، پاسٹر رسل کے بہت قریب رہا تھا۔ اُس نے پاسٹر کے کئی مقدموں میں بطور وکیل پیروی کی تھی۔ ۱۹۳۱ء میں فریڈرک ردرفورڈ کی سربراہی میں انٹرنیشنل بائبل اسٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کے وابستگان نے پہلی بار اپنے لیے "یہوواہ وِٹنسز" کا نام اختیار کیا۔

جج فریڈرک ردرفورڈ اپنی رحلت یعنی ۱۹۴۱ء تک یہوواہ وِٹنسز کا سربراہ رہا اور اِس عرصے میں نشر و اشاعت کے کام میں بے پناہ اضافہ ہوا۔ ۱۹۳۲ء میں ردرفورڈ کی کتابوں کے ۲،۲۲،۱۳،۶۳۹ نسخے فروخت ہوئے تھے۔[۶] دوسری جنگ عظیم کے دوران میں برطانیہ میں جب کاغذ بھی راشن پر ملتا تھا اور بائبل بڑی تعداد میں نہیں چھپ رہی تھی، ۱۹۴۲ء کے تین مہینوں میں یہوواہ وِٹنسز نے ۱۸۹ ٹن وزن کی کتابیں اور رسائل امریکہ سے برطانیہ منگوائے تھے۔[۷]

جج ردرفورڈ کے جانشین ناتھن ایچ۔ نور (Nathan H. Knorr) ہوئے۔

یہوواہ وِٹنسز کے عقائد

عیسائیت کے عقائد میں حضرت عیسیٰ کی الوہی حیثیت، تثلیث، کفارہ، حضرت عیسیٰ کی آمدِ ثانی اور قیامت کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ یہوواہ وِٹنسز اِن کے بارے میں مخصوص نقطۂ نظر رکھتے ہیں۔

ذیل میں اختصار کے ساتھ مروجہ عیسائی عقائد اور یہوواہ وٹنسز کے نقطۂ نظر کا تقابل پیش کیا جاتا ہے۔

۱۔ الوہیت عیسیٰؑ اور تثلیث

عیسائی عقیدے کے مطابق حضرت عیسیٰؑ خدا کا بیٹا ہے۔[8] جو ہمیشہ سے ہے[۹] اور خلق نہیں کیا گیا[۱۰] نیز وہ خدا کے برابر ہے۔[۱۱] یہوواہ وٹنسز کو اِس نقطۂ نظر سے اختلاف ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک وقت ایسا بھی تھا جب خداوند جِس کا نام یہوواہ ہے اکیلا تھا۔ ساری زندگی اور قوت اسی میں تھی۔ وہ اپنے آپ میں مکمل تھا۔ صرف یہوواہ ازلی ہے البتہ سب سے پہلے خدا نے حضرت عیسیٰؑ کو پیدا کیا اور پھر باقی اشیاء کی تخلیق میں خدا نے حضرت عیسیٰؑ کو اپنا رفیق بنالیا۔

حضرت عیسیٰؑ کی ازلیت کے لیے "یوحنّا" کی پہلی آیت سے استدلال کیا جاتا ہے جِس میں کہا گیا ہے کہ "ابتداء میں کلام تھا اور کلام خدا کے ساتھ تھا۔ یہی ابتداء میں خدا کے ساتھ تھا۔"[12] یہوواہ وٹنسز یہاں لفظ "کلام" کی تاویل کرتے ہیں اور اِس سے مُراد "نمائندہ" لیتے ہیں۔ بعض جگہ پاسٹر رسل یہ بھی کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ خدا (god) تو تھے قادر و توانا (God) نہ تھے کیوں کہ قادر و توانا خدا تو یہوواہ ہے۔ دوسرے لفظوں میں حضرت عیسیٰؑ خدا کی مخلوق تھے تاہم وہ باقی مخلوقات سے پہلے تخلیق ہوئے تھے۔ زمین پر حضرت عیسیٰؑ کی حیثیت ایک کامل انسان کی تھی، نہ اس سے زیادہ اور نہ کم۔

حضرت عیسیٰؑ کے مقام و منصب کے تعیّن سے تثلیث کے بارے میں یہوواہ وٹنسز کا نقطۂ نظر سامنے آجاتا ہے۔ عام عقیدے کے مطابق خدا باپ، خدا بیٹا اور خدا روح القدس تینوں ازلی و ابدی ہیں اور تینوں برابر ہیں۔ خدا بیٹے، کے تصوّر کو تو یہوواہ وٹنسز نے غلط قرار دیا اور اِسی طرح حضرت عیسیٰؑ کی ازلیت سے انکار کر دیا ہے۔ خدا روح القدس، کے بارے میں بھی اُن کی رائے مختلف ہے۔ روح القدس اُن کے خیال میں ایک قوت یا اثر ہے جو یہوواہ اپنی رضا و رغبت سے عمل میں لاتا ہے۔

یہوواہ وٹنسز تثلیث کو ایک پریشان کُن تصوّر سمجھتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ دوسری صدی عیسوی میں کارتھیج کے باشندے ترتولین نے پہلی بار لاطینی تحریروں میں Trinitas کا لفظ استعمال کیا حالانکہ یہ لفظ عہد نامۂ عتیق یا عہد نامۂ جدید میں سرے سے استعمال نہیں ہوا۔ تثلیث کو باقاعدہ عقیدے کے طور پر پادری تھیوفلس نے اختیار کیا۔ بعد میں ۳۲۵ء میں نیقہ کونسل میں پادریوں نے اِس عقیدے کی تصدیق کی اور اُس وقت سے یہ عقیدہ عیسائیت کا جزو لاینفک بن گیا ہے۔

عام طور پر تثلیث کی تائید میں "یوحنّا کے پہلے خط" کی اس آیت سے استدلال کیا جاتا ہے کہ "اور گواہی دینے والے تین ہیں، روح اور پانی اور خون، یہ تینوں ایک ہی بات پر متفق ہیں۔"[۱۳] یہوواہ وٹنسز کہتے ہیں کہ یہ ہدایت عہد نامۂ جدید کے قدیم یونانی نسخوں میں سرے سے موجود نہیں۔ یہ بعد میں داخل کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ تثلیث کی تائید میں جو باقی آیات پیش کی جاتی ہیں۔ یہوواہ وٹنسز ان کی مختلف تاویل کرتے ہیں۔

۲۔ کفّارہ

عیسائی الٰہیات کے مطابق گناہ عالمگیر ہے۔ دُنیا میں اُس کوئی ایسا راست باز نہیں جو ہمیشہ نیکی کرتا رہے اور اس سے خطا سرزد نہ ہو۔ نیز گناہ اس قدر سنگین ہے کہ یہ بندے اور خدا کے درمیان جُدائی کر دیتا ہے۔ اور بندہ اس بات پر ہرگز قادر نہیں کہ گناہ کو ختم کر سکے۔ اس لیے کسی اور کفّارے کی ضرورت ہے اور گناہوں کا یہ کفّارہ حضرت عیسیٰؑ کا بیش قیمت خون بہا کر ادا کیا گیا۔

یہوواہ وٹنسز کے بیان کے مطابق حضرت عیسیٰؑ کی قربانی کسی بھی انسان کے لیے نہ ہمیشہ کی زندگی کی ضمانت ہے اور نہ کسی انسان کے لیے باعثِ برکت ہے بلکہ اس نے انسان کو نجات کے لیے ایک اور موقع فراہم کیا ہے۔ دوسرے لفظوں میں عیسائی تصوّر کے مطابق حضرت آدمؑ کے گناہ سے جو زندگی کھو گئی تھی، حضرت عیسیٰؑ کا کفّارہ اُس زندگی کو مسلسل قائم رکھنے کا حق دیتا ہے، لیکن نجات نہیں بخشتا۔ انسان اپنے نیک اعمال ہی سے نجات پا سکتا ہے۔

۳۔ قیامت اور حضرتِ عیسیٰؑ کی آمدِ ثانی

عیسائی عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ صلیب سے اتارے جانے کے بعد دفنائے گئے اور تیسرے روز قبر سے جی اٹھے۔ چند روز اپنے حواریوں کے ساتھ رہے اور پھر آسمان پر چلے گئے۔ وہ خدا کے داہنے ہاتھ بیٹھے ہیں اور آخری زمانے میں واپس دُنیا میں آئیں گے۔

یہوواہ وٹنسز حضرت عیسیٰؑ کے جسمانی طور پر جی اٹھنے کا انکار کرتے ہیں۔ اُن کا کہنا ہے کہ "خدا نے جیسے موسیٰؑ کے جسم کو غائب کر دیا تھا، ویسے ہی مسیح کے جسم کو بھی۔ حضرت عیسیٰؑ بطور انسان کے قتل ہوئے اور بطور ایک اعلیٰ روح کے مُردوں میں سے جلا دیے گئے۔" اس لیے حضرت عیسیٰؑ کی آمدِ ثانی جسمانی طور پر نہیں بلکہ روحانی طور پر ہوگی اور یہ غیر مرئی ہے۔

یہوواہ وٹنسز ۱۸۷۴ء سے حضرت عیسیٰؑ کی آمدِ ثانی کا اعلان کر رہے ہیں۔ وہ حضرت عیسیٰؑ کی موجودگی کے دلائل میں کہتے ہیں کہ ۱۹۱۴ء سے دُنیا میں تباہی کا آغاز ہو چکا ہے۔ نیز اس کے بعد حضرت عیسیٰؑ کی آمد ثانی کی وسیع پیمانے پر منادی ہوئی ہے۔ ہر طرف سے مخالفت کے باوجود اتنے بڑے پیمانے پر منادی محض توفیقِ خداوندی ہے۔

حضرت عیسیٰؑ کی آمد ثانی کے متعلق عام خیال یہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ اپنے ماننے والوں اور دوسرے لوگوں کو الگ الگ کر دیں گے۔ اُن کے پیروکار آرام و سکون کی زندگی کے مستحق ہوں گے اور انکار کرنے والے ایسی ہیبت ناک جہنم کے سپرد کر دیے جائیں گے جہاں ہمیشہ آگ لپٹیں مارتی ہے۔

یہوواہ وٹنسز کو اس عقیدے سے اختلاف ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ دُنیا کی عمر سات سو سال ہے۔

آخری ایک ہزار سال کا عرصہ عدالت کا دن ہے۔ حضرت عیسیٰؑ کے آسمان پر جانے سے دُنیا پر شیطان کی حکومت قائم ہو گئی تھی۔ اب جب کہ حضرت عیسیٰؑ واپس آ چکے ہیں، خدائی بادشاہت کا زمانہ شروع ہو گیا ہے۔ خدا اپنی فوجوں کو جمع کر رہا ہے اور شیطان ان کے بالمقابل اپنی تیاریوں میں معروف ہے۔ کچھ عرصے بعد خدا اور شیطان کی فوجوں کے درمیان جنگ ہوگی۔ یہی جنگ ہے جسے "یوحنا عارف کے مکاشفہ" میں ہر مجدون کا نام دیا گیا ہے۔[۱۴] خدا کی فوجوں کی کمان حضرت عیسیٰؑ کے ہاتھ میں ہوگی۔ ہر مجدون میں شیطان کو شکست ہوگی اور اُس کے ساتھی تباہ و برباد ہو جائیں گے۔ خدا کی بادشاہت قائم ہو گی اور اتنی مستحکم ہوگی کہ اِس میں کبھی کمزوری نہ پیدا ہوگی۔ ہر مجدون میں کامیابی و کامرانی کے بعد حضرت عیسیٰؑ اپنے "جسم" سمیت آسمانی بادشاہت میں داخل ہو جائیں گے۔ "جسم" سے مراد "مکاشفہ" میں دی گئی ایک لاکھ چوالیس ہزار متبعین کی تعداد ہے۔

یہوواہ وٹنسز کے بیان کے مطابق اُن کی اپنی تعداد ایک لاکھ چوالیس ہزار سے کہیں زیادہ ہے۔ مگر حضرت عیسیٰؑ کے ساتھ خدا کی بادشاہت میں تو مقرر شدہ تعداد ہی داخل ہو سکے گی۔ جو لوگ بچ جائیں گے وہ اِس زمین پر رہیں گے اور پُر مسرت زندگی گزاریں گے۔

متفرق اختلافات

بنیادی عقائد اور اُن کی تعبیر سے ہٹ کر یہوواہ وٹنسز نے بعض دوسرے مسائل میں بھی جُداگانہ نقطۂ نظر اختیار کیا ہے۔ مثال کے طور پر یہ لوگ اپنے ملک کے جھنڈے کو اس لیے سلامی نہیں دیتے کہ اس سے بُت پرستی کا اظہار ہوتا ہے۔ بائبل کی تعلیم یہ ہے کہ "تو اپنے لیے کوئی بُت نہ تراش، تو کبھی اُن کے سامنے نہ تو سجدہ کر، اور نہ اُن کی عبادت کر۔"[۱۵] اِسی تعلیم کے پیش نظر پنسلوانیا کے ایک اسکول میں یہوواہ وٹنسز کے بچوں نے قومی جھنڈے کو سلامی دینے سے انکار کر دیا تھا اور جب ان بچوں کو اسکول سے نکال دیا گیا تو معاملہ عدالت تک پہنچا اور بالآخر اُن کے اِس مذہبی حق کو تسلیم کر لیا گیا کہ اُنہیں جھنڈے کو سلامی دینے کی ضرورت نہیں۔[۱۶]

یہوواہ وٹنسز کا ہر فرد اپنے آپ کو مبلّغ قرار دیتا ہے۔ اِس لیے اُن کا مطالبہ یہ بھی رہا ہے کہ امریکہ میں جس طرح بعض دوسرے مقرّر شدہ دینی رہنماؤں کو لازمی فوجی بھرتی کے قانون سے مستثنیٰ کیا گیا ہے، اِسی طرح وہ بھی مستثنیٰ قرار دیے جائیں۔[۱۷]

یوم سبت کے بارے میں عیسائی فرقوں میں باہم اختلاف موجود ہے۔ عام عیسائی آبادی اتوار کو "یوم السبت" قرار دیتے ہوئے اس روز کوئی کام نہیں کرتی۔ بعض اتوار کی بجائے "ہفتہ" کے روز کو یہی اہمیت دیتے ہیں۔ ان لوگوں کے برعکس یہوواہ وٹنسز اتوار کو گھر گھر جا کر تبلیغ کرتے ہیں اور لٹریچر بیچتے ہیں۔ "سبت" کی تشریح عام عیسائیوں کے نزدیک یہ ہے کہ یہ ہفتے میں ایک دن ہے۔ یہوواہ وٹنسز کے نزدیک "سبت" ہفتے کا چوبیس گھنٹے والا دن نہیں بلکہ یہ اُس طوالت کا دن ہے جس طوالت

کے وہ چھ دن تھے جن میں خدا نے کائنات کی تخلیق کی اور ساتویں دن آرام کیا۔ یہوواہ وٹنسز کی جمع تفریق کے پیش نظر تخلیق کائنات اور آرامِ خداوندی کے ان سات دنوں میں سے ہر ایک دن سات سو سال کا تھا۔ انسان کی تخلیق چھٹے دن کے آخری حصے میں ہوئی یعنی زمین کی تخلیق کے ۴۲۰۰ سال بعد انسان وجود میں آیا۔ سات روز کا دور جسے ۴۹۰۰ سال میں پورا ہونا ہے، اس دور کی تکمیل میں صرف ایک ہزار سال یا اس کے لگ بھگ عرصہ باقی رہ گیا ہے۔ اس عرصے کے خاتمے پر لوگ اپنی تخلیق کی تکمیل کو پہنچ جائیں گے اور یہوواہ کی برکات سے بہرہ اندوز ہو کر پاکیزہ ہو جائیں گے۔

یہوواہ وٹنسز بے قراری کے ساتھ ہر مجددون کا انتظار کر رہے ہیں اس لیے وہ کسی بھی موجودہ حکومت کو صحیح حکومت خیال نہیں کرتے۔ وہ ان میں سے ہر ایک کو تباہ ہوتا دیکھنا چاہتے ہیں۔ اس لیے کئی ممالک میں اُن کی وفاداری پر شک کیا جاتا ہے اور اُنہیں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

یہوواہ وٹنسز کا انداز تبلیغ

یہوواہ وٹنسز کا بنیادی اصول یہ ہے کہ ہر عیسائی تبلیغ کرنے کا ذمہ دار ہے اور جو یہ ذمہ داری ادا نہیں کرتا وہ یہوواہ وٹنسز میں شامل نہیں ہو سکتا۔ ہر یہوواہ وٹنس تبلیغ کرتا ہے مگر تعلیم و تربیت اور استعداد و صلاحیت کے اعتبار سے بعض دوسروں سے بہتر کارکن ہوتے ہیں۔ انہیں بالخصوص قولی تبلیغ پر مامور کیا جاتا ہے اور اُن سے وسیع تر حلقے میں کام لیا جاتا ہے۔

ان لوگوں کا خیال ہے کہ گرجوں میں جانے سے ہر شخص کو خدا کا پیغام نہیں پہنچایا جا سکتا۔ اس لیے یہ لوگ نہ گرجے بناتے ہیں اور نہ اپنے آپ کو گرجوں کے اجتماعات تک محدود رکھتے ہیں۔ چوراہوں، بازاروں، گاڑیوں میں اور گھر گھر دروازے کھٹکھٹا کر زبانی بات چیت کرتے ہیں اور اپنا لٹریچر فروخت کرتے ہیں۔ اپنے وابستگان کی تربیت کے لیے گھروں میں "مطالعۂ بائبل" کی کلاسوں کا اہتمام کرتے ہیں اور اس تربیت کو اپنے عوامی کام کے لیے بنیاد بناتے ہیں۔

یہوواہ وٹنسز کے اشاعت گھر بڑے پیمانے پر لٹریچر شائع کرتے ہیں۔ ان کی مطبوعات میں سب سے نمایاں اور ممتاز "دی واچ ٹاور میگزین" ہے۔ اس کی اشاعت ۷۲ زبانوں میں ۵۴ لاکھ سے زیادہ ہے۔ اسی طرح ایک دوسرا مجلّہ اویک (Awake) ہے جس کی اشاعت ۲۶ مختلف زبانوں میں ہوتی ہے اور آج سے بارہ چودہ سال پہلے یہ اکیاون لاکھ پچاس ہزار کی تعداد میں شائع ہوتا تھا۔[18] یہوواہ وٹنسز کا لٹریچر ۱۶۰ سے زیادہ زبانوں میں دستیاب ہے۔

ایک بات یہ بھی اہم ہے کہ یہوواہ وٹنسز اپنا لٹریچر مفت تقسیم کرنے کے قائل نہیں ہیں۔ ہر کتاب یا کتابچے کی برائے نام قیمت ضرور وصول کی جاتی ہے۔ لکھے ہوئے لفظ کے ساتھ ساتھ ریڈیو اور براڈکاسٹنگ اسٹیشنوں کے ذریعے بھی اپنا پیغام پھیلانے میں مصروف ہیں۔

حواشی و مراجع

۱- یہوواہ وٹنسز کے حد سے بڑھے ہوئے جذبۂ تبلیغ پر ایک اخبار نے کارٹون شائع کیا تھا جس میں ایک شخص کو اپنے گھر کا دروازہ بند کرتے ہوئے اور دوسرے کو تیزی سے ایک پاؤں دروازے کے اندر رکھتے ہوئے دکھایا گیا تھا۔ مفہوم یہ تھا کہ گھنٹی کی آواز سُننے پر جب گھر کے مالک نے دروازہ کھولا تو اُسے ایک یہوواہ وٹنس باہر کھڑا نظر آیا اور اُس نے اِس ناگہانی آفت سے پیچھا چھڑانے کے لیے فوراً دروازہ بند کرنے کی کوشش کی مگر یہوواہ وٹنس بھی ایسا ضدّی ہے کہ وہ اپنا پیغام سنائے بغیر جانا نہیں چاہتا۔

۲- خروج ۲۰:۷

۳- شاہ جیمز کے دور میں کیے گئے انگریزی ترجمہ میں خروج ۶:۳، زبور ۸۳:۱۸، اور یسعیاہ ۲۸:۱۲ میں لفظ "یہوواہ" موجود ہے۔ اسی طرح کتاب مقدس [اردو نظر ثانی شدہ ترجمہ، ۱۹۶۲ء] میں بھی خروج ۶:۳ اور زبور ۸۳:۱۸ میں یہ لفظ آیا ہے۔

۴- یسعیاہ ۴۳:۱۰

۵- یسعیاہ ۴۴:۸

۶- جے۔ آسوالڈ سینڈرز Heresies: Ancient and Modern، لندن: مارشل، مارگن اینڈ سکاٹ لمیٹڈ (۱۹۵۳ء)، ص ۴۳

۷- ایضاً، ص ۴۴

۸- عبرانیوں کے نام ۱:۱-۳

۹- یوحنا ۱:۱

۱۰- کلسیوں کے نام ۱:۱۵-۱۷

۱۱- یوحنا ۱۰:۳۰

۱۲- یوحنا ۱:۱

۱۳- یوحنا کا پہلا عام خط ۵:۸

۱۴- یوحنا عارف کا مکاشفہ ۱۶:۱۶

۱۵- خروج: ۲:۴-۵

۱۶- ولیم۔ او۔ ڈگلس، بنیادی انسانی حقوق کا مسئلہ: امریکہ کے قانونِ حقوق کی روشنی میں (ترجمہ خضر تمیمی)، لاہور: مکتبہ میری لائبریری (۱۹۶۵ء)، ص ۵۲

۱۷- کلفٹن۔ ای۔ آمسٹیڈ، Religion in America: Past and Present، نیوجرسی: پرنٹس ہال (۱۹۶۱ء)، ص ۱۲۲

۱۸- ڈاکٹر محمد نادر رضا صدیقی، پاکستان میں مسیحیت، لاہور: مسلم اکادمی (۱۹۷۹ء)، ص ۲۴۷